احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 7 ستمبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:bWeb:http://WWW.alfazl.org

Email:editor@alfazl.org

پیر 7 ستمبر 2009ء 16 رمضان المبارک 1430 ہجری 7 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 203

اگر تمہیں معلوم ہوتا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے۔اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

(الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب، کتاب الصوم باب فی فضل رمضان)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

روزہ سے تقویٰ کا عام تعلق تو میں نے یہ بتایا تھا کہ اس سے فرمانبرداری کی عادت پیدا کرنا مراد ہے اور اس کے ذریعہ خدا کے لئے کام کرنے کی عادت ہوتی ہے جو وقت ضرورت انسان کے کام آتی ہے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ہی نام تقویٰ ہے۔

دوسرا تعلق وہ بیان کرتا ہوں۔ جو حضرت خلیفہ اول بیان کیا کرتے تھے اور انہیں بہت پسند تھا اور وہ یہ کہ انسان قدرتاً بدی سے نفرت کرتا ہے۔اگر جائز طور پر کوئی چیز ملے تو انسان ناجائز طور پر اس کو لینے کی کوشش نہیں کرتا۔مثلاً اگر کسی کو عمدہ لباس ملے تو وہ دوسرے کے لباس پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔اگر روپیہ پاس ہو تو دوسرے کے مال پر اس کی نظر نہیں پڑتی۔ جو لوگ عادی ہو جاتے ہیں ان کی حالت اور ہوتی ہے۔مگر ابتداء ان کی بھی احتیاج ہی سے ہوتی، بچہ چوری تب کرتا ہے جب اس کے پاس پیسے نہ ہوں اور اگر اس کو کھانے کی چیز ملے تو خود بخود نہیں اٹھائے گا جب احتیاج ہوگی اسی وقت اٹھائے گا اور جب وہ متواتر اٹھائے گا تو اس کو عادت ہو جائے گی۔ پس جتنے ایسے کام ہیں جو عیب سمجھے جاتے ہیں۔وہ ضرورت کے وقت کئے جاتے ہیں۔اب ضرورتیں دو طرح پوری ہوتی ہیں۔اول تو اس طرح کہ ضرورت کی چیز مہیا ہو جائے دوم اس طرح کہ اس چیز کا خیال چھوڑ دیا جائے اور انسان کو اس چیز کی ضرورت نہ رہے۔مثلاً ایک شخص کوٹ کا عادی ہو۔یا اس کو جوتی کی ضرورت ہو۔اس کی ضرورت دو طرح پوری ہو سکتی ہے۔یا تو اس کو کوٹ یا جوتا مل جائے۔یا وہ ان چیزوں کا خیال ہی چھوڑ دے اور ان کے بغیر گزارہ کرے۔حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی یا اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیز پر پڑ ہی نہیں سکتی۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ حرام وحلال تو واضح ہیں۔مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ حرام سے بچ جاتا ہے۔لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں۔

﴿بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینه﴾

﴿الفضل 25 مئی 1922ء﴾

نماز خدا کا حق ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اراکین مجلس شوریٰ 2009ء کے نام اپنے پیغام میں بیوت الذکر کی آبادی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن (بیوت الذکر) کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔اللہ اس میں آپ کو صف اول میں کھڑا کر دے۔‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود نماز کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ زندگی نہ برتو۔وفا اور صدق کا خیال رکھو۔اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔یہ دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے، ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 371)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر 5

حقیقۃ الوحی کا پرچہ نمبر 5 صرف وہی احباب مرکز بھجوائیں جو پرچہ نمبر 1 نہیں بھجوا سکے تھے۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ)

رحمتوں کے خزینے

راہیں اجال دی ہیں ہمارے خدا نے آج
قرآں کا نور بخشا ہے پیارے خدا نے آج

ان برکتوں سے جھولیاں بھر بھر کے لے چلو
دکھ درد دور کر دیئے سارے خدا نے آج

راہِ نجات قدموں تلے بھاگتے چلو
پلکیں نہ موندو آج ذرا جاگتے چلو

شیطان جکڑے جا چکے اب کوئی ڈر نہیں
اب کوئی ڈر نہیں ہے قدم مارتے چلو

رمضان کر گیا ہمیں مسرور ساتھیو
بیمار رہ گئے ذرا رنجور ساتھیو

عرشِ بریں سے اترا ہے اک نور لوٹ لو
بھاگے اندھیرے ہم سے بہت دور ساتھیو

اس جسم کی زکوٰۃ یہ روزے ہیں ساتھیو
ہاں زندگی کے ساتھ یہ روزے ہیں ساتھیو

انعام اس کا دیکھئے خود ہے خدا کی ذات
پکڑو خدا کا ہاتھ یہ روزے ہیں ساتھیو

جھولی میں لے کے برکتیں رمضان آ گیا
اک ماہ میں لوٹ جائے گا مہمان آ گیا

ہوتا ہے آسماں سے فرشتوں کا پھر نزول
دروازے کھول دیجئے ذیشان آ گیا

قرآن کا نزول ہے اس ماہِ پاک میں
اس کو خدا ملے گا جو مل جائے خاک میں

رو رو کے جاگ جاگ نوافل ادا کرو
کر لو رفو تم اپنے گریبانِ چاک میں

اپنی عبادتوں کو سنوارو خدا ملے
ہستی کو اپنی خوب نکھارو خدا ملے

"جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا"
خدمت میں اس کی عرض گزارو خدا ملے

تو زندگی سنوار دے میری مرے خدا
مجھ کو بھری بہار دے میری مرے خدا

مولا ترے کرم کی ہوں محتاج بخش دے
ہستی بھی اب نکھار دے میری مرے خدا

میں تیری رحمتوں کے خزینے سمیٹ لوں
ان دیکھی برکتوں کے دفینے سمیٹ لوں

مل جائے اب کی بار مجھے لیلۃ القدر
میں اعلیٰ زندگی کے قرینے سمیٹ لوں

ڈاکٹر ف۔ منیر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

فضائل رمضان المبارک

ہم اس وقت رمضان کے بابرکت اور مقدس مہینہ سے گزر رہے ہیں اور ہر چھوٹا بڑا مرد وزن اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے میں مصروف ہے۔ کیونکہ یہ روحانیت سے بھرپور موسم بہار صرف چند گنتی کے دنوں کے لئے سال میں ایک مرتبہ ہی تو آتا ہے۔ اور وہ بھی صرف ایک مہینہ کے لئے! خوش قسمت ہونگے وہ لوگ جو ان بابرکت ایام سے فائدہ اٹھائیں گے اور روزے رکھ کر اپنے رَب کو منائیں گے اور خدا کے حضور اپنی مناجات کر کے اسے خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ ’’بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو رمضان کو پائے اور پھر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔‘‘

ایک اور بڑی مشہور حدیث نبوی ﷺ ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب فرمایا کہ ’’اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا درمیانی حصہ (عشرہ) مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخری عشرہ کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے‘‘۔

پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے، اس کو خوش کرنے اور اس کی رحمت سے وافر حصہ پانے اور اس کی مغفرت حاصل کرنے اور آگ کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے دنوں سے ہم گزر رہے ہیں۔

اے دوست اور اے بھائی! اے ماں اور اے بہن! یہ کتنا سنہری موقعہ ہے یہ کتنے بابرکت ایام ہیں کہ روحانی موسم بہار دہلیز پر کھڑا ہے اور پکار پکار کر دعوت دے رہا ہے کہ آؤ موسم بہار کے ان ایام میں اپنی جھولیوں کو برکتوں سے بھرلو!

روزہ کی غرض

دینی عبادات کا ایک اہم رکن روزہ ہے۔ دینی کیلنڈر کے لحاظ سے ماہ رمضان سال کا نواں مہینہ ہے۔ اس کیلنڈر میں دنوں اور مہینوں کا شمار شمسی نظام سے نہیں بلکہ قمری نظام سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سال رمضان کا مہینہ گزشتہ سال کی نسبت ایک اندازے کے مطابق دس سے گیارہ دن پہلے آتا ہے۔

روزہ طلوع فجر یعنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے، لغو کاموں اور لغو باتوں، اور میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے رکنے کا نام ہے۔ عام قاعدے کے مطابق روزہ رکھنے کا وقت صبح صادق ہے اور اس کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ اخبارات اور ٹی وی پر سورج نکلنے کا وقت لکھا ہوتا ہے۔ سورج نکلنے کے وقت سے ایک گھنٹہ اور بائیس منٹ نکال دیں تو وہ وقت روزہ رکھنے کا ہے۔ یعنی وہ وقت ہے جب سحری کھا کر ختم کردی جائے اور یہاں سے روزہ کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔

جب انسان روزہ رکھتا ہے تو پھر روزہ کے مقاصد کو بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ بخاری کتاب الصوم میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’روزے ڈھال ہیں پس روزہ کی حالت میں نہ کوئی شہوانی بات کرے نہ جہالت اور نادانی کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی گلوچ کرے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں۔‘‘

ابن ماجہ میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے فرماتے سنا ہے۔ ’’روزے آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہیں اس ڈھال کی طرح جو تم میں سے کسی کو جنگ کے دوران دشمن کے حملہ سے بچاتی ہے۔‘‘

اسی طرح ایک اور حدیث ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

’’جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

یعنی جب اصل مقصد حاصل کرنے کا جذبہ ہی نہیں تو روزہ کا کیا فائدہ؟ اسی طرح ایک اور موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بے ہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے‘‘۔

پس ان مبارک احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ روزہ تو انسان کے نفس کی اصلاح کے لئے ہے۔ اسے تربیت اور ٹریننگ دینے کے لئے ہے اور خدا کی خاطر اسی کے حکم سے ہر قسم کی لذات کو چھوڑنے کا نام ہے اور پھر زیادہ سے زیادہ نیکی پر قائم رہنے اور ہر قسم کی برائیوں بدخلقیوں اور حرام چیزوں کے چھوڑنے کا سبق روزہ رکھنے سے ملتا ہے۔

رمضان المبارک کی غرض انسان کو بھوکا مارنا نہیں بلکہ اس کی روحانی اور اخلاقی حالت میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنا مقصود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین فرماتے ہیں:۔

’’جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے گا اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔‘‘ (الفضل 17 دسمبر 1966ء)

روزہ کس پر فرض ہے

رمضان کے روزے ہر بالغ، عاقل، تندرست مقیم مومن پر فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ رخصت دی ہے کہ وہ دوسرے ایام میں رمضان کے بعد اگلے رمضان کے آنے سے پہلے اپنے چھُٹے ہوئے روزوں کو پورا کرلیں۔

بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان بیمار ہے پھر بھی روزہ رکھ لیتا ہے۔ یا مسافر ہے سفر کی حالت میں بھی روزہ رکھ لیتا ہے یہ جائز نہیں کیونکہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے۔ تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنا ہوگی۔

دین حق میں افراط و تفریط نہیں ہاں بعض شرائط اور قیود رکھی ہیں ان کے مطابق احکامات بجالانے چاہئیں۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ بیماری کی نوعیت کیا ہو؟ یا سفر کتنے میلوں کا ہو کہ روزہ نہ رکھے؟ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس قسم کی کوئی شرط اور قید نہیں لگائی ہر انسان کے مزاج کے مطابق اس بات کو کھلا رکھا ہے مرض کی نوعیت ہر شخص کی مختلف ہے۔ جس بیماری میں ڈاکٹر کہہ دے کہ اس میں روزہ رکھنا ٹھیک نہیں۔ ایسا شخص یا ایسا مریض تب روزہ نہ رکھے۔ یہ بھی نہیں کہ ذرا سی چھینک آجائے تو روزہ چھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح جب انسان اپنا بوریا بستر باندھ کر یا تیار ہو کر سفر کی نیت سے گھر سے نکل پڑے تو وہ اس کا سفر ہے۔ (بدر 17/اکتوبر 1907)

’’جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکمِ عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے‘‘۔

چھوٹے بچے اور روزہ

پھر اسی طرح چھوٹے بچوں کے بارہ میں بھی ہے۔ بعض اوقات چھوٹے بچوں سے زبردستی روزہ رکھایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ شریعت کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی روزہ رکھیں ہاں جب وہ بلوغت کے قریب قریب پہنچ جائیں پھر روزہ رکھانے کی مشق ضروری ہے۔ چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھانا اور سمجھنا کہ ثواب ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر بچوں کی نشوونما پانے کی ہے۔ ایسے کئی واقعات ہوئے کہ سات آٹھ سال کے بچوں سے والدین نے روزے رکھوائے اور والدین نے ان کی کڑی نگرانی رکھی کہ روزہ نہ توڑیں، یہاں تک کہ وہ مرگئے۔ ہاں جب بچے چودہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے لگیں تو ان سے روزے رکھوانے چاہیں اور جب وہ مکمل بلوغت کی حد کو پہنچ جائیں جو کہ سرد ممالک میں تقریباً سترہ اٹھارہ سال کی عمر ہوتی ہے تو انہیں پھر پورے روزے رکھوانے چاہئیں۔ اسی طرح حاملہ، مریضہ، یا بچوں کو دودھ پلانے والی عورتیں بھی روزہ نہ رکھیں۔

فدیہ

اگر انسان مریض ہو خواہ وہ مرض لاحق ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنادے گا۔ جیسے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا پھر اتنا چھوٹا بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزہ کے برابر ہے۔

اگر روک عارضی ہو اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ بہرحال رکھنا ہوگا کیونکہ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مومنوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کرسکتا یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے بطور کفارہ دیتا ہے‘‘۔ (الفضل 10 اگست 1945)

فدیہ کی مقدار کیا ہے۔ اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ پس اس اصول کو مدِ نظر رکھا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ فدیہ کسی ایسے غریب کو ہی دیا جائے جو روزہ رکھتا ہو۔ اصل مقصد مستحق نادار کو کھانا کھلانا ہے خواہ وہ خود روزہ

رکھ سکتا ہو یا کسی عذر کی بناء پر نہ رکھ سکتا ہو۔ اسی طرح فدیہ اسی پر واجب ہے جو ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو ورنہ ایک غیر مستطیع کے لئے ندامت، توبہ، استغفار، دعا، ذکرِ الٰہی اور خدمت دین کا استلزام کفایت کرے گا۔

رمضان المبارک سے کس طرح استفادہ کیا جائے

رمضان المبارک کی غرض تقویٰ میں قدم آگے مارنا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے، روحانیت میں بڑھنا ہے اور اپنی عبادات کے معیار بڑھانے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو پانے کے ساتھ ساتھ مخلوقِ خدا کی خدمت بھی کرنی ہے کہ ہمارا رب اور ہمارا مولیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اب ہم ان اعمال وافعال کا کچھ ذکر کریں گے جن سے تقویٰ بھی نصیب ہوتا ہے اور خدا کا قرب بھی۔

تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک کا مہینہ دراصل قرآنِ کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا۔ اس لئے رمضان المبارک میں ہمیں چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کریم میں وقت گزاریں۔

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ مجید میں تلاوت قرآنِ کریم کی اہمیت بیان کی ہے اور احادیث نبویہ ﷺ میں بھی اس کی بہت سی برکتیں اور فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔ پھر ہمارے رسول خدا ﷺ کا اسوہ بھی یہی ہے کہ رمضان میں آپ کم ازکم ایک دفعہ ضرور قرآنِ کریم کا دور مکمل فرمایا کرتے تھے لیکن وفات کے آخری سال میں آپ نے دومرتبہ دور مکمل کیا۔

قرآن کریم سوچ کر اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے تا کہ احکامِ خداوندی سے اطلاع ہو اور پھر اس کے مطابق انسان عَمل کر سکے۔ چند ایک احادیث نبویہ ﷺ اس سلسلہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

☆ حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو۔ اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآنِ کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس گنا کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ روزہ اور قرآنِ کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا اے مرے رب میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما۔ قرآنِ کریم کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے شفاعت کریں گے۔ (مسند احمد)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''یہ قرآنِ کریم فکر اور بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنا لو اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں''۔ (ابن ماجہ)

اس ضمن میں احادیث نبویہ ﷺ تو بے شمار ہیں لیکن مندرجہ بالا چار احادیث اس مضمون کو بڑی وضاحت سے کھول کر بیان کر رہی ہیں کہ ہمیں خود قرآن کریم سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ اور اگر پڑھنا نہیں آتا تو پھر سیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ بھی حدیث نبوی ﷺ ہے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن کریم سیکھے اور پڑھے اور دوسرں کو سکھائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔۔۔ الخیرُ کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔۔۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔۔۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔'' (کشتی نوح صفحہ 27-26)

نماز باجماعت

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے دین کا ایک اہم رکن نماز باجماعت کا قیام ہے۔ قرآنِ کریم میں جہاں جہاں بھی نماز کا حکم آیا ہے دراصل نماز باجماعت ہی کا حکم ہے۔ سوائے مجبوری کے یا جہاں کوئی اور مومن موجود نہ ہو تو پھر اکیلے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ قرآنِ کریم میں متعدد جگہ بار بار نماز کی اہمیت اور فرضیت اور برکات بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اپنے اسوہ حسنہ مبارکہ سے اس کی وضاحت کر دی ہے۔ نماز کی فرضیت اور اہمیت کی وضاحت کے لئے چند احادیث نبوی ﷺ پیش خدمت ہیں۔

☆ بخاری کتاب الادب میں حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار اور محبت سے رہ۔

☆ مسلم کتاب الایمان میں یہ حدیث حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کا چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور وہ گھاٹے میں رہا۔

☆ مسلم کتاب الصلوٰۃ میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے۔ جیسے اس شخص کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر میل نہیں رہ سکتی۔

دراصل یہاں پر نہر سے مراد بیت ہے کہ بیت جا کر نماز باجماعت ادا کی جائے۔

☆ ابو داؤد میں یہ روایت بھی آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔

نماز تہجد اور نوافل

تیسری چیز جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کر سکتا ہے وہ نماز تہجد اور نوافل ہیں۔ نماز تہجد دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں پر ایک خاص اور زائد انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اور رات کو بھی تو اس قرآن کے ذریعہ شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔

اس آیت کریمہ سے ایک تو یہ بات نکلتی ہے کہ نماز تہجد ادا کی جائے دوسرے یہ کہ نماز میں تلاوتِ قرآنِ کریم پر خاص زور ہونا چاہئے اور تیسرے یہ کہ تہجد کے معنی سو کر اٹھنے کے بھی ہیں اس لئے تہجد کی نماز سے پہلے سونا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ پہلی رات سوتے تھے اور آخری رات میں اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے۔ چند احادیثِ نبوی ﷺ نماز تہجد کے سلسلے میں بھی پیش خدمت ہیں:۔

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل اور احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح)

☆ مسلم باب فضل السجود میں حضرت ربیعہؓ جو آنحضرت ﷺ کے خادم تھے بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت کے لئے آپ کے گھر سویا کرتا تھا رات کو اٹھ کر آپ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو میں نے کہا آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کا ساتھ میسر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہئے میں نے کہا بس یہی کافی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کثرت سے سجود وصلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو۔

☆ مستدرک حاکم میں حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تہجد ضرور پڑھا کرو وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریق رہا ہے۔ اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہو گا گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدمی رات کو اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے میاں بیوی دونوں تہجد کی کم ازکم دو رکعتیں پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔ ایک اور اسی قسم کی حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحمت فرمائے جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور پھر اپنی بیوی کو بھی جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگائے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور پھر اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز تہجد پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگا دے۔

☆ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نصف شب کے بعد نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور منادی کراتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اس کو دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کو بخش دوں۔

پس نمازِ تہجد کی بہت اہمیت اور برکت ہے۔ رمضان المبارک میں تو خصوصیت کے ساتھ اس نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے۔ بعض لوگ صبح سحری کے وقت اٹھتے ہی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں کہ جلدی جلدی سحری کھا لیں۔ انہیں چاہئے کہ پہلے

نماز تہجد ادا کریں پھر سحری کھائیں اسی سنت کے مطابق روزے رکھیں۔ ماسوائے اس کے سحری کھانے کا وقت بہت تھوڑا ہے تو پھر ٹھیک ہے سحری کھالیں۔ لیکن تہجد کی نماز کو بھی لازم کرلیں۔ اسی طرح ایسے بچے جو سحری کے وقت گھر میں رمضان المبارک کی گہما گہمی کی وجہ سے جاگ جاتے ہیں انہیں بھی تہجد پڑھنے کی طرف توجہ اور تلقین کرنی چاہئے۔ پھر ایسے لوگ جو بعض بیماریوں کی وجہ سے مثلاً ذیابیطس وغیرہ کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں وہ بھی بیدار ہوں اور نماز تہجد پڑھیں اور اس وقت تلاوت قرآن کریم کریں۔ اگر کسی وجہ سے ایک نیکی سے محرومی ہے یعنی بیماری کی وجہ سے روزے کی برکت سے محروم ہیں تو پھر دوسری نیکیاں جو اختیار کی جاسکتی ہوں کرنی چاہئیں۔

ذکر الٰہی، توبہ استغفار، دعائیں، درود شریف

رمضان المبارک میں ہر مومن کو چاہئے کہ کثرت سے ذکر الٰہی کرے۔ ذکر الٰہی میں نوافل بھی آجاتے ہیں تلاوت قرآن کریم بھی ذکر الٰہی میں شامل ہے اور پھر کثرت سے درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ فضول گپوں میں اور باتوں میں وقت نہ ضائع کرنا چاہئے کیونکہ روزہ صرف بھوکے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں۔ ذکر الٰہی کی اہمیت درج ذیل احادیث سے واضح ہوجاتی ہے۔

☆ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ مجھے سب سے افضل عمل جو اللہ کا سب سے زیادہ قرب دلانے والا ہو بتائیں ارشاد فرمایا تمہاری موت اس حالت میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔ (اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب زندگی میں ذکر الٰہی کا اہتمام ہمیشہ جاری رہا ہو)

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب مرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے رہتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔
(ابن ماجہ)

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی۔ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔

☆ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت درج ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ اور سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر (یعنی فرشتوں کے) مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میرے طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

استغفار بھی روحانی ورزش کے لئے بہت ضروری ہے۔ جس طرح انسان جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے سخت سے سخت قسم کی ورزش کرتا ہے۔ استغفار بھی روحانی ورزش ہے جو روحانی صحت کے لئے بہت ضروری اور مفید ہے اس سے انسان لغزشوں اور گناہوں سے محفوظ رہنے کی قوت اور طاقت پاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ روزانہ 70 سے زائد مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔

درود شریف کی اہمیت تو ہے ہی بہت زیادہ۔ کوئی دعا بھی جس میں درود شریف نہ پڑھا جائے قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچتی۔ اس لئے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصیت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ ہمیں جو کچھ بھی ملنا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے طفیل ہی ملنا ہے۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی مناجات پیش کرنے سے پہلے انسان کو چاہئے کہ حمد الٰہی کرے اور درود شریف پڑھے اور پھر اپنی مناجات پیش کرے۔

صدقہ و خیرات

رمضان المبارک میں ایک اور نیکی صدقہ و خیرات کی ہے کہ غریبوں، ناداروں، بیوگان، یتیموں، مسکینوں اور اسیران کی خدمت کی جائے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ بہت زیادہ سخی تھے کبھی کسی سائل کو رد نہ فرمایا کرتے تھے لیکن رمضان میں آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوجاتی تھی۔

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی بھی رمضان میں بہت اہمیت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔ بعض لوگ صرف ستائیسویں رمضان کی رات کو ہی لیلۃ القدر کی تلاش میں رہتے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ جو کہ رمضان کی 27,25,23,21 اور 29 کی راتیں بنتی ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس نے شروع رمضان سے ہی نماز باجماعت ادا کی اور روزے رکھے اور دیگر احکامات خداوندی بجالایا تو گویا اسے لیلۃ القدر کا حصہ مل گیا۔ خدا کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی ضروری ہے شروع رمضان سے ہی کردینی چاہئے تاکہ جو رقم اکٹھی ہو اسے عیدالفطر سے پہلے ہی مستحق لوگوں میں تقسیم کردیا جائے۔ تا وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔

عیدالفطر

عیدالفطر رمضان المبارک کا پھل ہے۔ خدا نے انسانی فطرت کے مطابق دینی احکامات دیئے ہیں اگر ایک طرف روزے رکھنے اور رمضان المبارک میں زائد عبادات بجالانے کی تعلیم دی ہے تو دوسری طرف اس کی روحانی خوشیوں کے سامان بھی کئے ہیں۔ عیدالفطر دراصل اسی شکرانے کا نام ہے کہ آج ہم خدا کی خاطر اس بات پر خوش ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالانے کی توفیق ملی۔

ایک ضروری بات عید کے بارے میں یہ یاد رکھنی چاہئے کہ عید کے دن صرف اپنے ہی دوستوں اور رشتہ داروں کو عید کے تحفے تحائف نہیں دینے چاہئیں۔ بلکہ اگر آپ اپنی عید کے مزے کو دوبالا کرنا چاہتے ہیں تو غریبوں کے گھروں میں جائیں ان کے بچوں کو تحائف دیں تو دیکھیں آپ کو عید کی کتنی لذت آئے گی۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے اس تجربے کو آزمائیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

رمضان المبارک کے بارے میں حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان داخل ہوجاتا ہے تو شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔

اب ہر ایک پر یہ بات موقوف ہے کہ وہ رمضان کو صحیح معنوں میں اپنے گھر میں داخل کرے، اپنے ماحول میں داخل کرے، اپنے بیوی بچوں اور دوستوں اور ہر ایک دوسری چیز سے زیادہ اپنے دل میں داخل کرے تب شیطان جکڑا جائے گا۔ اور جب اسے آپ ایک بار جکڑ دیں تو پھر اسے کھلنے نہ دیں۔ یہ طاقتور ضرور ہے بہت کوشش کرے گا کہ کھل جائے مگر مومن کا ایمان اس سے بہت زیادہ طاقتور ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے ورد سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں اور خود سے اسے کھلنے نہ دیں۔ اور ہر قسم کے شیطانی کاموں سے، شیطانی خیالات سے، شیطانی باتوں سے اجتناب کریں۔ جب بھی کسی شیطانی کام کا خیال دل میں آئے تو سورۃ المومنون میں سکھائی گئی یہ دعا پڑھیں۔ اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور (اس بات سے) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب! کہ وہ میرے پاس پھٹکیں۔ اس کے علاوہ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ پڑھیں نیز لاحول ولاقوۃ پڑھیں فوراً شیطان بھاگ جائے گا۔

☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 6

میرا بیٹا عمران احمد کھوکھر

عزیزی عمران احمد کھوکھر مرحوم کو شاید اپنی موت کا ادراک ہوگیا تھا۔ اس نے سب سے پہلے وصیت کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں فارم پُر کر کے میرے دستخط کے لئے میرے آگے رکھا۔ میں نے اسے کہا کہ وصیت کروانے سے پہلے رسالہ الوصیت پڑھو اور اس کے مطابق اپنی زندگی بناؤ۔ وہ مایوسی کے عالم میں فارم لے کر چلا گیا۔ کچھ دن بعد یہ فارم پھر دستخطوں کے لئے مجھے دیا۔ اس وقت میں نے فوری طور پر دستخط کردیئے۔ وہ خوشی خوشی فارم لے کر چلا گیا۔

کچھ عرصہ بعد عمران مرحوم نے دو فارم مجھے دستخطوں کے لئے دیئے یہ آنکھوں کے عطیہ کے فارم تھے، ایک اس کا اپنا دوسرا اس کے چھوٹے بھائی عزیزی عرفان احمد کھوکھر کا تھا۔ چنانچہ اس کی وفات پر اس کی دونوں پتلیاں حاصل کرکے آئی بنک ربوہ بھجوا دی گئیں۔ جو دو ضرورت مندوں کو لگا دی گئیں۔ اس طرح دو اشخاص کی دنیا روشن ہوگئی اور گویا کہ وہ اب بھی اپنی آنکھوں سے دنیا کو دیکھ رہا ہے۔

عمران مرحوم ایک دن ایسی حالت میں آیا کہ اس کے چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔ اس نے ایک پاسپورٹ میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ ابو میرا نیا پاسپورٹ بن گیا ہے۔ اب میں قادیان جلسہ پر جاؤں گا۔ کیوں کہ حضور ایدہ اللہ تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے بڑی حسرت سے جواب دیا بیٹا تم بہت خوش قسمت ہو۔ ایک دفعہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی آمد پر قادیان گئے تھے اب پھر جا رہے ہو۔ میری بدقسمتی ہے کہ باوجود شدید خواہش کے میں قادیان اور دہلی نہ جا سکا۔ دہلی میں اپنا گھر محلّہ اور شہر دیکھنے کی تمنا تھی۔ مگر بیماریوں نے ایسا گھیرا ہوا ہے کہ کہیں آ جا نہیں سکتا۔ مگر افسوس میرا بیٹا جلسہ سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔

عمران احمد کھوکھر میاں انشاء اللہ مرحوم مالک دہلی کلاتھ ہاؤس گوجرانوالہ جو کہ کافی عرصہ پہلے بند ہوگئی تھی کا پوتا اور چوہدری محمد اسحاق صاحب آف چندر کے منگولے سابق مربی چین و ہانگ کانگ کا نواسہ تھا۔ اسی طرح یکم جون 1974ء کو گوجرانوالہ میں اپنے گھر میں راہ مولا میں قربان ہونے والے محمد افضل کھوکھر کا بھتیجا اور محمد اشرف کھوکھر کا کزن تھا۔

آخر میں میری احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میرے بیٹے کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تعزیت کے دو خطوط ملے جن کی وجہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔

خاکسار 1997ء سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے۔ ان کی وجہ سے شدید کمزوری کا شکار ہے مجھے بھی صحت کے لئے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ شکریہ

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

حقیقۃ الوحی اور حضرت مسیح موعود کی دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ’’دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اس کے سوائے کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ دعا سے بڑھ کر اور کوئی ہتھیار نہیں‘‘۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مؤلفہ یعقوب علی عرفانی ص 518، 519)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں۔

’’اگرچہ فیصلہ دعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جائے۔ دلائل کا سلسلہ بھی برابر لکھنا چاہئے اور قلم کو روکنا نہیں چاہئے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے اولـــــی .... والابصار (ص:46) کہا ہے کہ کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔

پس چاہئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں۔ اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لیتے جاؤ اور جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ۔ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔‘‘ (الحکم 17 فروری 1904ء)

حقیقۃ الوحی حضرت مسیح موعود کی ایسی تصنیف ہے جو صداقت کے غیر متزلزل دلائل اور کچھ دعاؤں پر مشتمل ہے اور حضور کے اقتباسات میں مذکور دونوں قسم کے مطالبات کو پورا کر رہی ہے اس مضمون میں نمونہ کے طور پر آپ کی بعض دعاؤں کو پیش کرنا مقصود ہے جو علوم کے بحر ذخار میں سے موتیوں کی طرح چنی گئی ہیں۔ جو دعائیں عربی میں ہیں ان کا صرف اردو ترجمہ دیا جار ہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی دعا

’’اے میرے ربّ یقیناً تو میری جنت ہے اور تیری رحمت میری ڈھال ہے اور تیرے نشانات میرے لئے بمنزلہ غذا کے ہیں اور تیرا فضل تو میری چادر ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 361)

کارآمد علم حاصل کرنے کی دعا

’’اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔‘‘ یہ الہامی دعا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 106)

ایک اور دعا ہے جس میں علم کے حصول کے ساتھ صراط مستقیم اور دین قویم کے فہم کے لئے اللہ تعالیٰ سے مناجات کی گئی ہے۔

’’اے ہمارے رب! ہمیں اپنے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے اور اپنی جناب سے ہمیں دین قویم کا فہم عطا فرما اور اپنی جناب سے ہمیں علم سکھا۔‘‘ آمین (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 7)

ایک جامع دعا

’’اے خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا۔ تو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔ اے دشمن تو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے محفوظ رکھے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 101)

یہ دعا بھی الہامی ہے۔

آپ کو قبولیت دعا کا اللہ تعالیٰ نے خود نشان عطا فرمایا جیسا کہ آپ کے اس الہام سے ظاہر ہے۔

’’مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 102)

جسمانی اور روحانی اولاد کے حصول کے لئے دعا

یعنی دعا کر کہ اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 460)

اللہ کے فیصلہ کی دعا

اے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 549)

طالب حق کے لئے دعا

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا طالب حق کے ساتھ ہو۔ آمین

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 620)

مظلوم ہونے کی حالت میں دعا

اے ہمارے رب! یقیناً ہم تیرے پاس مظلوم ہونے کی حالت میں آئے ہیں۔ پس ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان فرق/امتیاز فرما دے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 621)

ایک متضرعانہ الہامی دعا

اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہوگئی ہے۔ اے میرے خدا میں مغلوب ہوں۔ میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس ان کو پیس ڈال کہ وہ زندگی کی وضع سے دور جا پڑے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 107)

انجام بخیر ہونے کی دعا

اے میرے خدا (دین) پر مجھے وفات دے اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ آمین

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 111)

قوم کی ہدایت کی دعا

اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین

اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 603)

مکرم اعجاز احمد کھوکھر صاحب

میرا بیٹا عمران احمد کھوکھر

میرا بڑا بیٹا عزیزم عمران احمد کھوکھر 8 مئی 2008ء کی صبح 38 برس کی عمر میں وفات پا گیا۔ مرحوم اڑھائی برس کی عمر سے دمہ کی بیماری میں مبتلا تھا۔ شروع شروع میں شدید دورے پڑتے تھے اور کئی دفعہ اس کی زندگی سے مایوس ہوئے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسے صحت سے نوازتا رہا۔ جیسے جیسے بڑا ہوا۔ دمہ کے دوروں کی شدت کم ہوتی گئی۔ مئی 2003ء میں اسے شدید دورہ پڑا تو اُسے ڈیفنس کے نیشنل ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں اسے وینٹولین (Ventolene) ملی آکسیجن لگائی گئی جس سے جلد ہی پُرسکون ہوگیا۔ ہر مئی میں تھوڑی بہت تکلیف ہو جاتی تھی۔ اس دفعہ میں نے عمران مرحوم سے کہا کہ چونکہ یہ دن تمہاری تکلیف کے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ مکمل آرام کرو اور کسی اچھے ڈاکٹر کے زیر علاج ہو جاؤ بہتر ہے کہ تم میرے پاس آ جاؤ وہ اپنی بیوی کے ساتھ رشید ہسپتال کے سامنے اقبال پارک میں رہ رہا تھا۔

8 مئی 2009ء کو بہاولپور کے کسی گاؤں سے بیمار بچے کی MRI کروانے کے لئے چلڈرن ہسپتال جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ اسی دوران اسے تکلیف شروع ہو گئی اس کی بیوی نے دو دفعہ فون کر کے جلد آنے کو کہا۔ میرا چھوٹا بیٹا عزیزم عرفان احمد کھوکھر راستہ میں بڑے بھائی کو لے کر فیکٹری جاتا تھا۔ مگر یہاں اس کی سنگین صورت حالات کا کسی کو اندازہ نہ تھا۔ آخر عمران مرحوم نے خود ہی 1122 پر فون کر کے ایمبولینس بلوائی۔ جنہوں نے فوری طور پر اسے نیشنل ہسپتال پہنچایا۔ ایمرجنسی میں ڈاکٹر نے چیک کر کے اسے وفات یافتہ قرار دے دیا۔ اس کی سانسوں کی بحالی کے لئے الیکٹرک شاکس بھی دئے مگر اس میں زندگی کی رمق واپس نہ آئی۔

وفات کے وقت عمران احمد کھوکھر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور میں نائب ناظم خدمت خلق تھا۔ اس کے ذمہ ضرورت مند مریضوں کے لئے بوقت ضرورت خون مہیا کرنا تھا۔ یہ کام وہ مکرم ڈاکٹر عمران سوری صاحب کی زیر ہدایت کر رہا تھا۔ تقریباً چوبیس گھنٹے اسے خون کے لئے فون آتے رہتے تھے۔ وہ ضرورت مندوں کی ضرورت کے مطابق خدام کا چناؤ کر کے متعلقہ ہسپتال بھجواتا۔ ایک رات میری دو بجے آنکھ کھلی تو کسی کو باتیں کرتا سنا۔ جب میں آواز کی طرف گیا تو عمران فون پر خون کے بارے کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ اس نے اشارے سے مجھے کہا کہ آپ جا کر سو جائیں۔

عمران کی وفات کی خبر میرے چھوٹے بیٹے عزیزم عرفان کھوکھر نے ماڈل ٹاؤن میں ڈاکٹر سوری صاحب کو دی جو فوری طور پر ہسپتال پہنچے۔ راستہ میں متعلقہ لوگوں کو اس سانحہ سے مطلع کرتے آئے۔ اطلاع ملتے ہی عمران مرحوم کے دوست احباب حیرانی اور صدمہ کی حالت میں ہسپتال پہنچے۔ ہسپتال کی کارروائی مکمل کروا کر اس کی میت میرے گھر لائی گئی۔ اس کے کفن دفن کا تمام بندوبست قائد صاحب ڈیفنس عزیزم کرامت گھمن صاحب کی نگرانی میں خدام نے کیا۔ جنازہ تیار ہونے پر بیت النور ماڈل ٹاؤن لے جایا گیا۔ جہاں محترم مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور چوہدری حمید نصر اللہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ازاں بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

عائشہ گل بنت مکرم رانا گل نواز صاحب ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ حال چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر نے سات سال کی عمر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی پیاری اور آخری کتاب قرآن کریم کا دور اول مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 14/اگست 2009ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک تقریب آمین کا اہتمام ہوا مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد نے عزیزہ سے کلام اللہ کے مختلف مقامات کے حصص سنے۔ اس بابرکت تقریب کے اختتام پر خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کی برکات سے مالا مال کرے۔ قرآن کریم کو پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا ممتاز احمد خان صاحب جرمنی اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم رانا سعید ناصر خان صاحب آف بیلجیئم کو تین بچیوں کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 27/اگست 2009ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام حسنات احمد خان عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں نومولود کو شامل کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود حضرت حاجی چوہدری عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھگڑھی دارالعلوم شرقی نور ربوہ کا پوتا اور مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب کاٹھگڑھی مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت اور سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور ہم سب کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد باقر خان لودھی صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں اور بیہوشی کی حالت میں سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محبوب احمد صاحب ولد مکرم گلزار احمد صاحب وزیر آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15/اگست 2009ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام شاہ زیب تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مختار احمد صاحب سندھو گولیکی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک لائق اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالجبار صاحب سیکیورٹی گارڈ احمدیہ بیت الذکر اوکاڑہ شہر تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم چودھری رفیق احمد صاحب ولد مکرم چودھری فیروز دین صاحب درگاواں والی سیالکوٹ حال مقیم دارالنصر غربی منعم ربوہ مورخہ 21/اگست 2009ء کو دل کے شدید حملہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر تقریباً 64 سال تھی عرصہ دو سال تک اس تکلیف کا مقابلہ کیا آخر تقدیر غالب آئی اسی دن بعد نماز جمعہ وعصر بیت منعم میں نماز جنازہ کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی آپ کے بزرگ درگاں والی سیالکوٹ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے مرحوم بڑے محنتی جفاکش اور جماعت کیلئے بڑی غیرت رکھنے والے شخص تھے مرحوم نے سوگوار خاندان کے علاوہ بیوی اور چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی کے علاوہ تینوں بیٹے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس ہمارے بھائی کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بچوں کا خود کفیل ہو۔ آمین

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج و معالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions
مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ Fillings دانتوں کی بھرائی۔ یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کرکے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removeable Applince کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆......☆......☆

علم کا دریا

تاریخ، کتابیں، یہ مقالے، یہ حوالے
اِک عِلم کا دریا تھا جو رُخ موڑ گیا ہے
پھر ویسا کوئی آئے گا پر دیر لگے گی
مشکل سے بھرے گا جو خلا چھوڑ گیا ہے

مبشر احمد محمود

یوم فضائیہ

قوموں کی تاریخ میں بعض مواقع ایسے بھی آتے ہیں جو ان کے لئے زندگی اور موت کا سوال بن جاتے ہیں ایسے مشکل وقت میں ہی کسی قوم کی عظمت اور حوصلے کا امتحان ہوتا ہے۔ جو قوم اس امتحان میں پوری اترتی ہے وہ زندہ رہتی ہے جو ہار جاتی ہے وہ سب کچھ ہار جاتی ہے۔

پاکستانی قوم پر بھی ستمبر 1965ء میں ایک ایسا ہی کٹھن اور امتحان کا وقت آیا تھا جب بھارت کی ٹڈی دل فوجوں نے پاکستان پر حملہ کر دیا تھا اور ہماری سرحدوں کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے ہماری سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا تھا ہماری مسلح افواج نے اس چیلنج کا فوری جواب دیا اور دشمن کو اس کی عددی برتری کے باوجود ہزیمت سے دوچار کردیا۔

اس جنگ میں جہاں پاکستان کی بری اور بحری افواج نے ناقابل فراموش کردار ادا کیا وہیں پاکستانی فضائیہ کا کردار بھی سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

6 ستمبر 1965ء کو جنگ کے پہلے ہی دن پاک فضائیہ نے بری فوج کے دوش بدوش بڑا اہم کردار ادا کیا اور پٹھان کوٹ، آدم پور اور ہلواڑہ کے ہوائی اڈوں پر حملہ کرکے، دشمن کے 22 طیارے اور متعدد ٹینک، بھاری توپیں اور دوسرا اسلحہ تباہ کیا۔ لیکن جنگ کا اگلا دن، یعنی 7 ستمبر 1965ء کا دن تو پاک فضائیہ ہی کا دن تھا۔

اس دن اگرچہ پاک فضائیہ کے طیارے، سرگودھا کے ہوائی اڈے پر، طلوع آفتاب سے پہلے ہی بھارت کے ممکنہ حملے کے دفاع کے لئے تیار کھڑے تھے۔ مگر دشمن کا حملہ اس قدر ناگہانی تھا کہ حملے کا علم ان کی آمد کے بعد ہی ہوا۔ چنانچہ پاک فضائیہ کے طیاروں نے اپنا فریضہ بھرپور طریقہ سے انجام دیا۔ دشمن کے طیاروں کو نہ صرف فرار پر مجبور ہونا پڑا بلکہ پاک فضائیہ کے طیاروں نے ان کا پیچھا کرتے ہوئے ان کے کئی طیارے بھی مار گرائے۔

اس کے بعد پاک فضائیہ نے دشمن کے ہوائی اڈوں پر جوابی حملہ کیا اور لدھیانہ، جالندھر، بمبئی اور کلکتہ کے ہوائی اڈوں پر حملہ کرکے مجموعی طور پر دشمن کے 31 طیارے تباہ کردیئے۔

پاک فضائیہ نے بھارتی فضائیہ کے خلاف اپنی کارروائی 6 ستمبر کو شام 5 بجے کے بعد شروع کی تھی اور 7 ستمبر کو شام 5 بجے سے پہلے وہ دشمن کے 53 طیارے تباہ کرکے ناقابل شکست فضائی برتری حاصل کرچکے تھی۔ اس کے بعد جنگ بندی تک، ماسوائے سرحدی جھڑپوں کے، بھارتی فضائیہ نے کبھی بھی پاک فضائیہ کے اس تسلط کو چیلنج نہیں کیا جو اس نے فضاؤں میں پہلے ہی روز قائم کرلیا تھا۔

پاکستان کے لئے فضائی جنگ 6 ستمبر کو شروع کی گئی تھی اس کی فضائیہ نے 7 ستمبر ہی کو جیت لی تھی۔

اسی فتح کی یاد میں ہر سال 7 ستمبر کو یوم فضائیہ منایا جاتا ہے۔

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 2/اکتوبر 2009ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس، کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 2/اکتوبر کو ''یوم تحریک جدید'' نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆......☆......☆

خبریں

سوات میں شدت پسندوں کی کمر توڑ دی گئی

پاک فوج کے سربراہ جنرل پرویز کیانی نے کہا ہے کہ سوات آپریشن میں پاک فوج نے شدت پسندوں کی کمر توڑ کر امن بحال کر دیا ہے، امن کی خاطر پاک فوج کے جوانوں نے قربانیاں دی ہیں۔ آخری دہشت گرد کے خاتمے تک آپریشن جاری رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سوات کے علاقے کالام میں عمائدین علاقہ اور فوجی جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

چینی سستی نہیں کرا سکتے، وفاقی حکومت کی معذرت

وفاقی حکومت نے سستے داموں چینی کی فراہمی سے معذوری ظاہر کر دی ہے۔ وفاقی وزیر صنعت و پیداوار منظور وٹو نے کہا ہے کہ حکومت چینی سستے داموں فراہم نہیں کر سکتی۔ جبکہ لاہور ہائیکورٹ کے حکم پر چینی 40 روپے فی کلو فروخت کرنے کیلئے شوگر ملز مالکان اور ڈیلروں نے حکومت پنجاب کے ساتھ مذاکرات سے انکار کر دیا ہے۔ ملز مالکان اور ڈیلرز نے چینی کی مارکیٹ میں سپلائی بند کر دی ہے جس کے بعد چینی کے حوالے سے ایک نئے بحران نے جنم لیا ہے۔ مارکیٹ سے چینی غائب ہوگئی ہے اور صارفین کو بدترین قلت کا سامنا ہے۔ دوسری جانب حکومت پنجاب نے متعدد شوگر ملوں پر پولیس کا پہرہ بٹھا کر ان ملوں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہائیکورٹ کے فیصلے پر ہر صورت میں عملدرآمد کرائیں گے۔

افغانستان میں نیٹو کی بمباری 90 افراد جاں بحق

افغانستان کے شمالی صوبہ قندوز میں نیٹو فورسز کے فضائی حملے میں 90 افراد جاں بحق اور درجنوں زخمی ہو گئے جن میں زیادہ تر عام شہری ہیں جبکہ ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے نیٹو کے ترجمان نے فضائی حملے کی تصدیق کر دی ہے۔ اتحادی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ فضائی حملے میں 56 طالبان ہلاک ہوئے۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق حملے میں زخمی ہونے والے بری طرح جھلس گئے ہیں۔

بلدیاتی نظام میں 31 دسمبر تک توسیع

اٹارنی جنرل پاکستان لطیف کھوسہ نے کہا ہے کہ بلدیاتی نظام ابھی ختم نہیں کیا جا رہا۔ صدر مملکت نے موجودہ نظام کی مدت میں 31 دسمبر 2009ء تک اضافہ کر دیا ہے۔ مدت میں توسیع اس لئے کی گئی ہے کہ اتحادیوں کے درمیان اس نظام کو جاری رکھنے یا اس کے خاتمے کا فیصلہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ 17ویں ترمیم کے یکسر خاتمے سے قومی و صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں متاثر ہوں گی۔ 17ویں ترمیم کا مکمل خاتمہ نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئینی کمیٹی بھی اس کی متنازعہ شقوں کو ختم کرنے کی سفارش کرے گی۔

محاذ آرائی پاکستان کیلئے تباہ کن ہو گی

پاکستان میں متعین سعودی سفیر عبدالعزیز ابراہیم الغدیر نے کہا ہے کہ کوئی پاکستانی سیاستدان سعودی عرب کا پیارا نہیں تاہم پاکستان سے خود کو الگ نہیں رکھ سکتے۔ پاکستانی سیاستدانوں کے درمیان محاذ آرائی ملکی مفادات اور سالمیت کے لئے تباہ کن ثابت ہو گی۔ پاکستان کے سیاسی معاملات میں سعودی عرب کی ثالثی کا مقصد سیاسی استحکام اور مفاہمت کی فضا پیدا کرنا ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ان کا ملک پاکستانی سیاسی جماعتوں کے درمیان لڑائی نہیں چاہتا تاہم اگر سعودی حکومت کو درخواست کی گئی تو پاکستان میں سیاسی مفاہمت کیلئے کردار ادا کرے گا۔

اسرائیل میں 3700 سال قدیم دیوار دریافت

اسرائیل کے محکمہ آثار قدیمہ نے ہزاروں سال پرانی دیوار دریافت کی ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے مطابق اسرائیلی دارالحکومت یروشلم میں ڈیوڈ شہر کے نام سے مشہور مقام سے تین ہزار سات سو سال پرانی دیوار دریافت کی گئی ہے۔ محکمے کا کہنا ہے کہ یروشلم سے قدیم زمانے کے قلعہ بندی کی دیوار دریافت ہوئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ 26 فٹ لمبی یہ دیوار حصار بندی کیلئے بنائی گئی تھی۔ ماہرین نے اس دیوار کو آثار قدیمہ کی ایک بڑی اور حیرت انگیز دریافت قرار دیا ہے۔

پنجاب میں سیکیورٹی کیلئے سپیشل فورس قائم کرنے کا فیصلہ

حکومت پنجاب نے صوبے میں وی وی آئی پی سیکیورٹی کیلئے سپیشل پروٹیکشن فورس اور ماہر نشانہ بازوں کا علیحدہ یونٹ پنجاب پولیس میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فورس کی تربیت کیلئے فوج اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ اس فورس میں 500 ایس ایس جی کمانڈوز اور ایک ہزار ایلیٹ پولیس کے سابق ملازمین کو رکھا جائے گا۔ اس فیصلے پر جلد عملدرآمد شروع ہوگا۔

ربوہ میں سحر و افطار 7 ستمبر

انتہائے سحر	5:23
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	1:06
وقت افطار	7:28

درخواست دعا

مکرم عبدالصبور خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبدالرشید خان صاحب سابق صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ٹیوشن: انگلش
0334-6372030
ایڈوانسڈ ہومیو پیتھی: تعلیم/علاج
0476-212694

حب مفید اٹھرا اٹھرا کے مریضوں کیلئے مجرب نسخہ
اس اہم نسخہ کی تھوک اور پرچون کی خریداری کیلئے رجوع فرمائیں
دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ
حکیم منور احمد عزیز
0476214029
03346201283

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
فون دکان 047-6211971: 6216216

FD-10